ملعونوں کی اذان کے بارے
میں نیزے چبھونے والے دلائل

الادلۃ الطاعنہ فی اذان الملاعنہ

۱۳۰۶ھ

مصنف: اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

رسالہ

الادلۃ الطاعنہ فی اذان الملاعنہ

۱۳۰۶ھ

(ملعونوں کی اذان کے بارے میں نیزے چبھونے والے دلائل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۱۸۳: از انجمن محب اسلام مرسلہ مولوی صاحب صدر انجمن ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت وجماعت اس مسئلہ میں کہ بالفعل اہل تشیع نے اپنی اذان وغیرہ میں حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نسبت کلمہ خلیفہ رسول اللہ بلا فصل کہنا اختیار کیا ہے، پس اہلسنت کو اس کلمہ کا سننا بمنزلہ سننے تبرا کے ہے یا نہیں اور اس کے انسداد میں کوشش کرنا باعث اجر ہوگی یا نہیں؟ بیّنوا توجروا (بیان کرو تاکہ اجر پاؤ۔ت)

الجواب

الحمد للہ رب العلمین والصلٰوۃ والسلام علٰی سید المرسلین محمد وخلفائہ الاربعۃ الراشدین واٰلہ وصحبہ واھل سنتہ اجمعین۔

تمام حمدیں اللہ تعالٰی رب العالمین کے لئے ہیں اور صلٰوۃ وسلام رسولوں کے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خلفاء اربعہ راشدین اور آپ کی وصحابہ اور تمام اہلسنت پر۔(ت)

الحق یہ کلمۂ مغضوبہ مبغوضہ مذکورہ سوال خالص تبرّا ہے اور اس کا سُننا سُنّی کے لئے بمنزلہ تبرّا سُننے کے نہیں بلکہ حقیقۃً تبرّا سُننا ہے والعیاذ باللہ رب العٰلمین، تبرّا کے معنے اظہارِ براءت و بیزاری جس پر یہ کلمۂ خبیثہ نہ کنایۃً بلکہ صراحۃً دال ہے کہ اس میں بالتصریح خلافتِ راشدہ حضرات خلفاءِ ثلٰثہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کی نفی ہے اور اس نفی کے یہ معنے ہرگز نہیں کہ وہ بعد حضور پر نور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مسند نشین نہ ہوئے کہ ان کا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد تختِ خلافت پر جلوس فرمانا فرمان و احکام جاری کرنا نظم و نسق ممالکِ اسلامیہ و تمام امور ملک و مال و رزم و بزم کی باگیں اپنے دستِ حق پرست میں لینا وہ تاریخی واقعہ مشہور متواتر اظہر من الشمس ہے جس سے دنیا میں موافق مخالف یہاں تک کہ نصارٰی و یہود و مجوس و ہنود کسی کو انکار نہیں بلکہ اُن محبانِ خدا و نوابانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روافض کو زیادہ عداوت کا منشاء یہی ہے اُن کے زعمِ باطل میں استحقاقِ خلافت حضرت مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الاسنٰی میں منحصر تھا جب بحکمِ الٰہی خلافتِ راشدہ اول ان تین سردارانِ مومنین کو پہنچی روافض نے انھیں معاذ اللہ مولٰی علی کا حق چھیننے والا ٹھہرایا اور تقیۂ شقیہ کی بدولت حضرت اسد اللہ الغالب کو عیاذاً باللہ سخت نامرد و بزدل و تارکِ حق و مطیعِ باطل بتایا ع

دوستی بے خرداں دشمنی ست

(بے عقل لوگوں کی دوستی اصل میں دشمنی ہے۔ ت)

کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا[1] — کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ (ت)

تو لاجرم لفظِ بلافصل میں جو نفی ہے اُس سے نفی لیاقت و استحقاق مراد۔ تو اس مجمل لفظ میں غضب و ظلم و انکارِ حق و اصرار باطل و مخالفتِ دین و اختیارِ دنیا وغیرہ وغیرہ ہزاروں مطاعن ملعونہ جو قومِ روافض اپنے اعتقاد میں رکھتی اور زبان سے بکتی ہے سب دفعۃً موجود ہیں اور لائے نفی سے اپنی براءت و بیزاری کا کھلا اظہار، پھر تبرّا اور کس چیز کا نام ہے، میں اس واضح بات کے ایضاح کرنے یعنی آفتاب روشن کو چراغ دکھانے میں زیادہ تطویل محض بیکار سمجھ کر صرف اس الزامی نظیر پر قناعت کرتا ہوں، اگر کوئی شخص کہے (قوم شیعہ میں بعد عبد الرزاق بن ہمام کے جس نے ۲۱۱ھ میں انتقال کیا بلافصل بہاؤ الدین املی ہونے سے محفوظ اور بظاہر نام اسلام سے محفوظ ہے) تو کیا اُس نے ان دونوں کے بیچ میں

ف: روافض کے طور پر حضرت مولٰی علی معاذ اللہ بزدل، تارکِ حق، مطیعِ باطل ٹھہرے۔

[1] القرآن الکریم ۱۸/ ۵

جتنے شیعے گزرے مثل طوسی وحلی وکلینی وابن بابویہ وغیرہم سب کو کافر ملعون نہ کہا۔ نہیں نہیں یقیناً اس کے کلام کا صاف صاف یہی مطلب ہے جس کے سبب ہم اہلِ حق بھی اس لفظ پر انکار کریں گے اور اسے ناپسند رکھیں گے کہ ہمارے نزدیک بھی ان سب پر علی الاطلاق حکمِ کفر ولعنت جائز نہیں۔ انصاف کیجئے کیا اگر یہ بات علانیہ برسربازار پکاری جائے تو شیعہ کو کچھ ناگوار نہ ہوگا یا وہ اسے صریح اپنی توہین وتذلیل نہ سمجھیں گے حالانکہ اس بیچ میں جتنے شیعے گزرے کسی کی مدح وعقیدت شیعہ کے اصول مذہب میں داخل نہیں نہ معاذ اللہ قرآن وحدیث یا اقوال ائمہ اطہار رضوان اللہ تعالٰی علیہم ان لوگوں کی نیکی وخوبی پر دال، پھر حضرات خلفائے ثلٰثہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم جن کی ثنا ومدحت وادب وعقیدت ہم اہل سنت کے اصول مذہب میں داخل[ف۱] اور ہمارے نزدیک ہزاروں آیات واحادیث حضرت رسالت واقوال ائمہ اہلبیت صلوات اللہ علیہ وعلیہم سے اُن کی لاکھوں خوبیاں وتعریفیں مالا مال اُن کی نسبت ایسا کلمہ مغضوبہ اذان میں پکارا جانا کیونکر ہماری توہین مذہبی نہ ہوگا یا ہمارے دلوں کو نہ دکھائے گا، غرض یہ تو وہ روشن وبدیہی بات ہے جس کے ایضاح کو جو کچھ کہئے اس سے واضح تر نہ ہوگا مجھے بتوفیق اللہ عزوجل یہاں یہ ظاہر کرنا ہے کہ یہ کلمات جو روافض حال نے سُنیوں کی ایذا رسانی کو اذان میں بڑھائے ہیں اُن کے مذہب کے بھی خلاف ہیں۔

(۱) ان کی حدیث وفقہ کی رُو سے بھی اذان ایک محدود عبارت معدود کلمات کا نام ہے جن میں یہ ناپاک لفظ داخل نہیں۔

(۲) اُن کے نزدیک بھی اُس اذان منقول میں اور عبارت بڑھانا ناجائز وگناہ اور اپنے دل سے ایک نئی شریعت نکالنا ہے۔

(۳) ان کے پیشوا خود لکھ گئے کہ ان زیادتیوں کی موجب ایک ملعون قوم[ف۲] ہے جنھیں امامیہ بھی کافر جانتے ہیں۔

میں ان تینوں امور کی سندیں مذہب امامیہ کی معتبر کتابوں سے دُوں گا اور اُن کی عبارتیں مع صاف ترجمہ کے نقل کروں گا وباللہ التوفیق ولہ الحمد علی اراءۃ سواء الطریق (اللہ تعالٰی سے توفیق ہے اسی کے لئے حمد ہے سیدھا راستہ دکھانے پر۔ ت)

ف۱: حضرات خلفائے ثلٰثہ کی ثنا ومدحت، ادب وعقیدت اہل سنت کے اصول مذہب میں ہے۔

ف۲: روافض کے پیشواؤں نے کہا کہ اذان میں خلیفہ رسول اللہ بلا فصل وغیرہ زیادت کی موجد ایک ملعون قوم ہے۔

سندِ امرِ اوّل: شرائع الاسلام شیخ علی مطبوعہ کلکتہ، مطبع گلدستہ نشاط ۱۲۵۵ھ کے صفحہ ۴۴ پر ہے:

الاذان علی الاشہر ثمانیہ عشر فصلا التکبیر اربع والشہادۃ بالتوحید ثم بالرسالۃ ثم یقول حی علی الصلٰوۃ ثم علی الفلاح ثم حی علی خیر العمل والتکبیر بعدہ ثم التہلیل کل فصل مرتان[1]

اذان مشہور تر قول پر اٹھارہ کلمے ہیں، تکبیر چار بار اور گواہی توحید کی پھر رسالت کی پھر حی علی الصلوٰۃ پھر حی علی الفلاح پھر حی علی خیر العمل اور اس کے بعد اللہ اکبر پھر لا الٰہ الا اللہ ہر کلمہ دوبار۔

خضیدحی جو شہید ثانی کہا جاتا ہے اس کی شرح مدارک میں لکھتا ہے:

ھذا مذھب الاصحاب لا اعلم فیہ مخالفا والمستند فیہ ما رواہ ابن بابویہ والشیخ عن ابی بکر الحضرمی وکلیب الاسدی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ حکی لھما الاذان فقال اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر، اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ، حی علی الصلٰوۃ حی علی الصلٰوۃ، حی علی الفلاح حی علی الفلاح، حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل، اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ لا الٰہ الا اللہ، والاقامۃ کذٰلک وعن اسمٰعیل الجعفی قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول الاذان والاقامۃ خمسۃ وثلٰثون حرفا

اذان کے وہی اٹھارہ کلمے ہونا مذہب تمام امامیہ کا ہے جس میں میرے نزدیک کسی نے خلاف نہ کیا اور اس کی سند وہ حدیث ہے جو ابن بابویہ وشیخ نے ابوبکر حضرمی وکلیب اسدی سے روایت کی کہ حضرت ابوعبد اللہ علیہ السلام نے ان کے سامنے اذان یوں بیان فرمائی اللہ اکبر ۴، اشھد ان لا الٰہ الا اللہ ۲، اشھد ان محمدا رسول اللہ ۲، حی علی الصلوٰۃ ۲، حی علی الفلاح ۲، حی علی خیر العمل ۲، اللہ اکبر ۲، لا الٰہ الا اللہ ۲۔ اور فرمایا اسی طرح تکبیر کہے۔ اور اسمٰعیل جعفی سے روایت ہے میں نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام کو فرماتے سُنا کہ اذان وتکبیر کا مجموعہ پینتیس ۳۵ کلمے ہے، پھر حضرت نے اپنے دست مبارک سے ایک ایک کر کے گنے، اذان اٹھارہ ۱۸

[1] شرائع الاسلام المقدمۃ السابقۃ فی الاذان والاقامۃ مطبعۃ الآداب فی النجف الاشرف ۱/ ۷۵

فعد ذٰلك بين ة واحدا واحداً الاذان ثمانية عشر حرفاً والاقامة سبعة عشر حرفا، واشار المصنف بقوله على الاشهر الیٰ مارواہ الشیخ بسندہ الی الحسین بن سعید عن النضر بن سوید عن عبداللّٰہ بن سنان قال سألت اباعبد اللّٰہ علیہ السلام عن الاذان فقال تقول اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ، اشہد ان محمدا رسول اللّٰہ اشہد ان محمدا رسول اللّٰہ، حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح حی علی الفلاح، حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل، اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر، لا الٰہ الا اللّٰہ، وروی زرارۃ والفضیل عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام نحو ذٰلك وحکی الشیخ عن بعض الاصحاب تربیع التکبیر فی اٰخر الاذان وہو شاذ مرد ود بما تلونا من الاخبار[1] اھ ملخصًا۔

کلمے اور تکبیر ستّرہ، اور وہ جو مصنف (یعنی حلّی نے شرائع الاسلام میں) کہا کہ مشہور تر قول پر اذان کے اٹھارہ کلمے ہیں وہ اس سے اس حدیث کی طرف اشارہ کرتا ہے جو شیخ نے بسندِ خود حسین بن سعید اُس نے نضر بن سوید اُس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اذان کو پوچھا، فرمایا یوں کہہ اللّٰہ اکبر ۲، اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ ۲، اشہد انّ محمدا رسول اللّٰہ ۲، حی علی الصلوٰۃ ۲، حی علی الفلاح ۲، حی خیر العمل ۲، اللّٰہ اکبر ۲، لا الٰہ الا اللّٰہ ۲ (یعنی اس حدیث میں شروع اذان صرف دو تکبیر سے ہے، تو اذان کے سولہ ہی کلمے رہیں گے) اور زرارہ و فضیل نے امام ممدوح سے یونہی روایت کی اور شیخ نے بعض امامیہ سے آخر اذان میں چار تکبیریں نقل کیں اور وہ شاذ مردود ہے بسبب اُن حدیثوں کے جو ہم نے ذکر کیں اھ ملخصاً۔

شہید شیعہ ابوعبداللہ بن مکّی لمعہ دمشقیہ میں لکھتا ہے:

یکبر اربعا فی اول الاذان ثم التشہدان ثم حیعلات الثلث ثم التکبیر ثم التہلیل مثنی فہذہ ثمانیۃ عشر فصلا، فہذہ جملۃ الفصول

اول اذان میں چار بار اللّٰہ اکبر کہے پھر دونوں شہادتیں پھر تینوں حی علیٰ پھر اللّٰہ اکبر پھر لا الٰہ الا اللّٰہ ہر کلمہ دوبار، یہ اٹھارہ کلمے ہیں اور کل یہی ہیں جو شرع میں منقول ہوئے

---

[1] مدارک الاحکام شرح شرائع الاسلام

المنقولة شرعا ولا یجوز اعتقاد شرعیة غیر هذه الفصول فی الاذان والاقامة کالتشهد بالولایة لعلی[1] اهـ ملخصا۔

ان کے سوا اذان اور اقامت میں اور کسی کو[ف1] مشروع جاننا جائز نہیں جیسے اشہد ان علیا ولی اللہ اھ ملخصاً۔

سندِ امرِ دوم: اسی مدارک میں ہے:

الاذان سنة متلقاة من الشارع کسائر العبادات فیکون الزیادة فیه تشریعا محرما کما یحرم زیادة "ان محمدا واله خیر البریة" فان ذلك وان کان من احکام الایمان الا انه لیس من فصول الاذان[2]۔

اذان ایک سنت ہے جسے شارع (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے تعلیم فرمایا مثل اور عبادتوں کے، تو اس میں کوئی لفظ بڑھانا اپنی طرف سے نئی شریعت[ف2] ایجاد کرنا ہے اور یہ حرام ہے جیسے ان محمدا و آلہ خیر البریہ کا بڑھانا حرام ہوا کہ یہ اگرچہ احکام ایمان سے ہے مگر اذان کے کلمات سے نہیں۔

اسی میں ہے:

الاذان عبادة متلقاة من صاحب الشرع فیقتصر فی کیفیتها علی المنقول والروایات المنقولة عن اهل البیت علیهم السلام خالیة عن هذا اللفظ فیکون الاتیان به تشریعا محرما[3]۔

اذان ایک عبادت ہے کہ صاحب شرع صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سیکھی گئی تو اس کی کیفیت میں اسی قدر اقتصار کیا جائے جس قدر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے اور حضرات اہل بیت کرام علیہم السلام سے جو روایتیں منقول ہوئیں وہ اس لفظ سے خالی ہیں تو اس کا بڑھانا نئی شریعت تراشنا ہوگا کہ حرام ہے۔

سندِ امرِ سوم: شیخ صدوق شیعہ ابن بابویہ قمی کہ ان کے یہاں کے اکابر مجتہدین و ارکان مذہب سے ہے، کتاب من لایحضرہ الفقیہ کے باب الاذان والاقامۃ للمؤذنین میں لکھتا ہے:

روی ابوبکر الحضرمی وکلیب الاسدی عن ابی عبداللہ علیه السلام انه حکی لهما الاذان فقال الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر،

ابوبکر حضرمی و کلیب اسدی حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے راوی کہ اس جناب نے ان کے سامنے اذان یوں کہہ کر سنائی اللہ اکبر (۴)،

---

[1] اللمعۃ الدمشقیہ [2] و [3] مدارک الاحکام شرح شرائع الاسلام

ف1: بعض ائمہ روافض کی تصریح کہ اذان میں اشہد ان علیا ولی اللہ یا اس کے مثل کہنا جائز ہے اور اذان میں اس کی مشروعیت کا اعتقاد باطل ہے۔

ف2: بعض پیشوایان کی تصریح کہ کلمات منقولہ اذان سے کوئی کلمہ بڑھانا نئی شریعت گھڑنا ہے اور یہ حرام ہے۔

اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمداً رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله، حی علی الصلوٰة حی علی الصلوٰة، حی علی الفلاح حی علی الفلاح، حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل، الله اکبر الله اکبر، لا اله الا الله؛ وقال مصنف هذا الکتاب هذا هو الاذان الصحیح لا یزاد فیه ولا ینقص منه و المفوضة لعنهم الله قد وضعوا اخبارا و زادوا فی الاذان محمد و آل محمد خیر البریة مرتین، وفی بعض روایاتهم بعد اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان علیا ولی الله مرتین، ومنهم من روی بدل ذلك واشهد ان علیا امیر المؤمنین حقا مرتین ولا شك فی ان علیا ولی الله و انه امیر المؤمنین حقا وان محمدا و آله صلوات الله علیهم خیر البریة ولکن لیس ذلك فی اصل الاذان وانما ذکرت ذلك لیعرف بهذه الزیادة المتهمون بالتفویض المدلسون انفسهم فی جملتنا [1]

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ۲، اشہد ان محمدا رسول اللہ ۲، حی علی الصلوٰة ۲، حی علی الفلاح ۲، حی علی خیر العمل ۲، اللہ اکبر ۲، لا الٰہ الا اللہ ۲۔ مصنف اس کتاب کا کہتا ہے یہی اذان صحیح ہے نہ اس میں کچھ بڑھایا جائے نہ اس سے کچھ گھٹایا جائے، اور فرقہ مفوضہ نے کہ اللہ اُن پر لعنت کرے کچھ جھوٹی حدیثیں اپنے دل سے گھڑیں اور اذان میں محمد و آل محمد خیر البریة دو بار بڑھایا اور انھیں کی بعض روایات میں اشہد ان محمدا رسول اللہ کے بعد اشہد ان علیا ولی اللہ دوبار آیا اور اُن کے بعض نے اس کے بدلے اشہد ان علیا امیر المومنین حقا دوبار روایت کیا اور اس میں شک نہیں کہ علی ولی اللہ ہیں اور بیشک محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور اُن کی آل علیہم السلام تمام جہان سے بہتر ہیں مگر یہ کلمے اصل اذان میں نہیں اور میں نے اس لئے ذکر کر دیا کہ اس زیادتی کے باعث وہ لوگ پہچان لئے جائیں جو مذہب تفویض سے متہم ہیں اور براہِ فریب اپنے آپ کو ہمارے گروہ (یعنی فرقہ امامیہ) میں داخل کرتے ہیں۔

دیکھو امامیہ کا شیخ صدوق کیسی صاف صاف شہادت دے رہا ہے کہ اذان کے شروع میں وہی اٹھارہ کلمے ہیں اور اُن پر یہ زیادتیاں مفوضہ کی تراشی ہوئی ہیں اور صاف کہتا لعنہم اللہ تعالٰی

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ باب الاذان والاقامة الخ دار الکتب الاسلامیہ تہران ایران ۱/ ۸۹-۱۸۸

اُن پر اللہ لعنت کرے۔

تنبیہ لطیف: جس طرح بحمد اللہ تعالیٰ ہم نے یہ امور پیشوایانِ شیعہ کی تصریحات سے لکھے یونہی مناسب کہ اس کلمۂ خبیثہ کا تبرا ہونا بھی انہی کے معتمدین سے ثابت کر دیا جائے صدر کلام میں جس واضح تقریر سے ہم نے اس کا تبرا ہونا ظاہر کیا اُس سب سے قطع نظر کیجئے تو ایک امام شیعہ کی شہادت لیجئے کہ اس کی تقریر سے اس ناپاک کلمے کا سب صریح و دشنام قبیح ہونا ثابت۔ ان کا علامہ کتاب المختلف میں لکھتا ہے:

المفاخرة لا تنفك عن السباب اذا المفاخرة انما تتم بذكر فضائل له وسلبها عن خصمه اوسلب رذائل عنه واثباتها لخصمه وهذا معنى السباب۔[1]

دو شخصوں کا آپس میں تفاخر کرنا (کہ ہر ایک اپنے آپ کو دوسرے پر کسی فضل و کمال میں ترجیح دے) باہم دشنام دہی سے خالی نہیں ہوتا کہ مفاخرت یونہی تمام ہوتی ہے کہ یہ شخص کچھ خوبیاں اپنے لئے ثابت کرے اور اپنے مقابل کو اُن سے خالی کہے یا بعض برائیوں سے اپنی تبری اور اپنے مقابل کے لئے انھیں ثابت کرتے اور یہی معنٰی دشنام دہی کے ہیں۔

نقله بعض محشی الروضة البهية شرح اللمعة الدمشقية على هامشها من كتاب الحج فی تفسیر السباب صفحه ۱۶۱۔

اس کو روضہ بہیہ شرح لمعہ دمشقیہ کے بعض محشی نے اس کے حاشیہ پر کتاب الحج میں سباب کی تفسیر میں صفحہ ۱۶۱ پر نقل کیا ہے۔ (ت)

اب کہئے کہ خلافت حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فضیلت ہے یا نہیں، ضرور کہئے گا کہ اعلٰی فضائل سے ہے، اب کہئے "خلیفۂ رسول اللہ" کہہ کر آپ نے اُسے مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کے لئے ثابت اور "بلا فصل" کہہ کر حضرات خلفائے ثلثہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم سے سلب کیا یا نہیں، اقرار کے سوا کیا چارہ ہے۔ اور جب یوں ہے اور آپ کا علامہ گواہی دیتا ہے کہ شرع میں دشنام اسی کا نام، تو کیا محلِ انکار رہا کہ یہ مبغوض کلمہ معاذ اللہ علی الاعلان ہمارے پیشوایانِ دین کو صاف صاف دشنام دیتا ہے پھر تبرا نہ بتانا عجیب سینہ زوری ہے۔

---

[1] کتاب المختلف

ہاں اب داد انصاف طلب ہے

اگر بالفرض یہ کلمۂ ملعونہ ان کی اذان مذہبی میں داخل ہوتا اور ان کے یہاں روایات میں آتا تو کہہ سکتے کہ صرف اہلسنت کا دل دُکھانا مقصود نہیں بلکہ اپنی رسم مذہبی پر نظر ہے اب کہ یقیناً ثابت کہ کلمۂ مذکورہ خود اُن کے مذہب میں بھی نہیں، نہ صاحبِ شرع صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اس کی روایت نہ حضرات ائمۂ اطہار سے اس کی اجازت، نہ ان کے پیشواؤں کے نزدیک اذان کی یہ ترتیب وکیفیت، بلکہ خود انھیں کی معتبر کتابوں میں تصریح کہ اذان میں صرف اتنا بڑھانا بھی حرام ہے کہ اشھد ان علیاً ولی اللہ، اور یہ زیادتیاں اس فرقۂ ملعونہ کی نکالی ہوئی ہیں جو باتفاقِ اہلسنت وشیعہ کافر ہیں، تو ایسی حالت میں اس کے بڑھانے کو ہرگز کسی رسم مذہبی کی ادا پر محمول نہیں کرسکتے بلکہ یقیناً سوا اس کے کہ اہلسنت کو آزار دینا اور اُن کا دل دُکھانا اور اُن کی توہین مذہبی کرنا مدنظر ہے اور کوئی غرض مقصود نہیں۔ سبحان اللہ! طرفہ بیباکی ہے اگر یہ ناپاک لفظ ان کی اذان مذہبی میں ہوتا بھی تاہم کوئی فریق اپنی اُس رسم مذہبی کا اعلان نہیں کرسکتا جس میں دوسرے فریق کی توہینِ مذہبی یا اس کے پیشوایانِ دین کی اہانت ہو، نہ کہ یہ ناپاک رسم کہ خود شیعہ کے بھی خلافِ مذہب ملعون کافروں سے سیکھ کر یہ اعلان کریں اور ہمارے پیشوایانِ دین کی جناب میں ایسے الفاظ کہہ کر جو بتصریح انھیں کے عمائد کے صریح دشنام ہیں ہمارا دل دُکھائیں کیا اب ہند میں روافض کی سلطنت ہے یا گورنمنٹ ہند شیعہ ہوگئی یا اس نے ہماری توہین مذہبی کی پروانگی دے دی یا شیعی صاحبوں نے کوئی خفیہ طاقت پیدا کرلی جس کے باعث ارتکابِ جرم میں دہشت نہ رہی، فالی اللہ المشتکی وعلیہ البلاغ وھو المستعان ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم، وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولٰنا محمد و اٰلہ وصحبہ اجمعین، والحمد للہ رب العٰلمین۔

رسالہ

ادلۃ الطاعنۃ فی اذان الملاعنۃ

ختم ہوا